یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: "اہلحدیث امرتسر"

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۲ جلد ۱۲

امرتسر - مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
روساء و جاگیرداران سے ۔۔ [illegible]
عام خریداروں سے ۔۔ [illegible]
۔۔ ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ [illegible]
۔۔ ششماہی [illegible]

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی فاضل، مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

قادیانی مشن

قادیان اور علی پور

پنجاب میں دو مقام پیروں کی جگہ ہیں۔ ایک قادیان دوسرے علی پور ضلع سیالکوٹ۔ ان دونوں میں کئی ایک وجہ سے مناسبت اور مشابہت ہے پہلی میں ہمارے ملک کے مشہور مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رہا کرتے تھے۔ دوسرے میں جناب پیر حافظ جماعت علی صاحب رہتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے کمالات کو تو ہم جان نہیں سکتے کیونکہ ہمیں انکی صحبت کا لطف حاصل نہیں مگر ان کے اور ان کے مریدوں کے ملفوظات جو ہم تک پہنچتے ہیں ان کو سنکر ہر ایک واقف حال ہماری رائے سے متفق ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں میں بہت کچھ مناسبت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کرنے کے لئے ایک ڈھلوا (تمغہ) ایجاد کر رکھا تھا جو یہ ہے:-

جو کوئی میری بیعت میں داخل ہوگا وہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جائیگا (خطبہ الہامیہ)

اسی طرح حافظ جماعت علی صاحب بھی اپنے سامنے سنا کرتے ہیں جو مرید ان کو سناتے ہیں ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

مرزا صاحب اپنے مریدوں سے سنا کرتے تھے ؎

سب اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
یہ مصطفےٰ (مرزا) ہمارا یہ دلربا ہمارا

حافظ جماعت علی صاحب اس سے زیادہ اپنے مریدوں سے سنا کرتے ہیں ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تم اگر کہد نے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مناسبت (خود ستائی سننے کی) مرزا صاحب کی ذات خاص سے تھی ان کے بعد نہ ان جیسا کوئی ہوگا نہ ایسی تعریفات سنے گا۔ مگر افسوس ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔

گذشتہ دسمبر کے اخیر میں جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اس کی رپورٹ قادیان کے اخبار الفضل کے ذریعہ شائع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور امور مرزا صاحب کے جانشین کو وراثت میں ملے ہیں یہ (خود ستائی کی شنوائی) بھی ملی ہے۔ تمام جلسہ میں خوب آپ کی مدح سرائی ہوئی اور قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنی تعریفات کو خوب دل لگا کر سنا۔ قادیان کے جلسہ میں ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے:-

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدیٔ صاحبقراں موعود جلنے کے رشید

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے۔ اصلی قیمت ۱۲؍ ہر سہ جلد۔ رعایتی ۸؍ ملیگی

والا نشان کے نام لیوا کے رشید
میرے آقا کے رشید اور میرے مولا کے فرید
رنگ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں
آپکے چہرہ سے ہے نجم سعادت آشکار
آپکے روئے مبارک سے نجابت آشکار
خال وخط سے آپکے نقش ولایت آشکار
تیوروں سے آپ کے نور نبوت آشکار
آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینۂ صافی کو زیبا ہے کہ بے کینہ کہیں
موجزن ہے آپکے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں لولوئے لالائے علوم
آپ دانائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہیں عرفان حق کے درس فرمائے علوم
آپ نے دیکھی ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی
پائی ہے تعلیم اُن سے دنیا* کے آئین کی

مرنے والا جانتا تھا علم قرآں کے رموز
اُن کو از بر تھے کلام پاک سبحاں کے رموز
دل میں کر نیوالے گھر وہ خط جاناں کے رموز
آہ وہ دیں کے اشارات اور ایماں کے رموز
اُن کی میراث آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
یہ وہی گنج نہاں ہے آپ کی تعلیم میں
نور دیں بھی آپ ہیں نور نبی بھی آپ ہیں
ایسے نازک وقت میں مرد جری بھی آپ ہیں
المسیح الموعود ومنتہی بھی آپ ہیں۔
آپ ہیں حق کے ولی مرد نبی بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ جن کی آمد کی دعا کرتے تھے ہم
بھیجدے ہاں بھیجدے کی التجا کرتے تھے ہم (الفضل ۵ جنوری)

ایک صاحب اٹھے اُنہوں نے میاں محمود خلیفہ مرزا صاحب قادیانی حال خلیفہ ثانی کو عَسٰی اَن یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کا مصداق بنایا (الفضل ۳۱ دسمبر) پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مولینا حالی مرحوم کے قول کا پورا نقشہ تھا جو فرماتے ہیں ؎
عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو
ہر اک اصل میں فرع میں ہمزباں ہو
مریدوں کا اُن کے بڑا مدح خواں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو
جو ایسا نہیں ہے تو مردود دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

ٹھیک اسی طرح خلیفہ صاحب کے مداحوں نے صرف مدح خوانی پر قناعت نہ کی بلکہ حریفوں (لاہوری پارٹی) کو بھی ساتھ ساتھ کوستے گئے۔ چنانچہ ایک دو بند اُن کی متعلق یہ ہیں :-
بات کہدینا لگا کر اپنی عادت میں نہیں
چوٹ کرنا چھیڑنا ناحق طبیعت میں نہیں
دیکھکر وہ چپ رہنا بھی فطرت میں نہیں
یہ جو کہتے ہیں خلافت الوصیت میں نہیں
اک جماعت اور خلیفہ دو، یہ نقشہ خوب ہے
اک نیام اُس میں دو تلواریں، یہ حربہ خوب ہے
جب خلافت ہی سرے سے الوصیت میں نہ تھی
یا کہو اس کی ضرورت احمدیت میں نہ تھی
شرط وحدت اور اخوت کی جماعت میں نہ تھی
یا جماعت کی ضرورت ایسی صورت میں نہ تھی
کوئی پوچھے کیوں بنائے دو خلیفے نام کے
ہے غضب کی بات بندے ہوگئے اوہام کے
قادیاں میں بیٹھکر لڑتے جھگڑتے کچھ نہ تھا
رہ کے دارالامن میں بنتے بگڑتے کچھ نہ تھا
بحث کرتے رائے دیتے اور لڑتے کچھ نہ تھا
اختلاف رائے کی صورت میں اڑتے کچھ نہ تھا
اب جو جھنڈا چھوڑ کر ہو بیٹھے ہو ہم سے جدا
اب بھی کچھ بگڑا نہیں آجاؤ از بہر خدا (۱۵ جنوری سنہ ۱۵ء)

ایک اور صاحب اس سے بھی تیز بولے
پھلا پھولا ہے گلزار احمد
بہار بے خزاں یہ گلستاں ہے
ذرا دیکھو تو حالت دوسروں کی
عجب کچرو ہے جو پیر و جواں ہے
تعلق چھوڑ بیٹھے قادیاں سے
یہی سوچو تو کار عاقلاں ہے
تکبر لے گیا اُن کی بصارت
حسد رگ رگ میں اُن کی یہاں ہے
بڑائی نے اُنہیں چھوٹا بنایا
نہ وہ عظمت نہ اب وہ عز وشاں ہے
وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُنکی جاں ہے (الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

لاہوری پارٹی میں ایک بزرگ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جن کی بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں اور وہ کئی وجوہ سے عزت کے مستحق بھی ہیں۔ ابھی کل تک مرزا صاحب اور اُن کے تمام مرید اُن کی عزت اُن کے علم وفضل پر فخر کیا کرتے تھے مگر آج جو وہ خلیفہ ثانی کی بیعت سے منحرف ہیں تو چلتے چلتے اُن کی نسبت بھی ایک صاحب نے چند فقرے جھاڑ دئے کہ
مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں ایک** صرف ونحو کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے بگڑ کر ایک دن پھینک آئے اور پھر نہ پڑھی
(الفضل ۳۱ دسمبر ص ۶)

لطف یہ کہ ایسا کہنے والا بھی کوئی عربی کا نہ فاضل ہے نہ عالم بلکہ مفت کا مفتی۔
یہ تو معمولی سے اشارے ہیں اخبار **نور** قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خوب جی کھول کر دوسری پارٹی کو کوسا ہے اسی لئے تو نور کا ایڈیٹر بہت سے عذرات کر کے لکھتا ہے :-
میں جلسہ (قادیان) کے ناظموں کی خدمت میں کمال ادب اور دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اپنے سالانہ اجتماع میں بلا وجہ اور بلا سبب زید کی نسبت بکر کو ترجیح دینا اور کالے اور گورے کی تفریق کو روا رکھنا کیا یہ اسلامی شیوہ ہے؟ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔ کیا اخلاق علوی اور کریم النفسی اسی کو کہتے ہیں؟ اور پھر جب بفضل ایزدی ان کا کام اور تبلیغی جوش ہر کہ ومہ میں دلعزیزی اور قبولیت حاصل کر رہا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک اُنہیں اسلام کے لئے مفید اور بفضل ایزدی کامیاب واعظ سمجھکر بلاتے ہوں اور پھر اُنکے لیکچر لحاظ کامیابی اور قابلیت کے غیر احمدی اعظم

[illegible]

پر خاص فوقیت حاصل کر چکے ہوں۔ اور عوام الناس پر احمدیت کا دبدبہ اور شوکت بٹھلائے ہیں بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب ثابت ہو چکے ہوں اور جہاں جہاں لیکچر ہوئے وہاں وہاں بفضل ایزدی کچھ نہ کچھ احمدیوں کا اضافہ بھی ہوا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک انہیں کارآمد اور مفید واعظ جان کر اپنے پلیٹ فارم کی زینت قرار دیں۔ مگر آپ لوگوں کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس اور منافی ہو تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ آپ لوگ انہیں عمداً حصول ثواب سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ فعل کبھی اُن لوگوں کے لئے جنہیں آپ فعل کا شکار بنانا چاہتے ہیں باعث حصول ثواب ہو سکتا ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کا جواب دیں۔

(لنڈ ۲ جنوری ۱۹۱۵ء)

ایک ضروری سوال ان واقعات کو پیش کر کے لاہوری پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں امید ہے وہ غور سے اس کا جواب دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں اُنہی اسلام بہت بڑی وسیع النظری سکھاتا ہے اور اور معمولی معمولی کاوشوں کو خصوصاً مذہبی اور دینی کاموں میں دخیل ہونے نہیں دیتا۔ مسیح موعود یا مجدد امت کو انہی اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ بوجہ اپنی غفلت کے اُن کو بھول چکے تھے۔ قاعدہ کلیہ ہو درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ صاحب کو دیکھنا چاہئے کہ اسلامی وسیع النظری اُن میں کہاں تک ہے۔ یہی کہ ایک معمولی سے اختلاف پر اپنے جان نثار بھائیوں کو دھتکار رہے ہیں۔ کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایہ ناز اور باعث افتخار تھے۔ اس تنگ مزاجی یا خود غرضی سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے ؎

تراب دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اہل دل کے غور کرنے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ وہ موعود و مسعود جس کی بابت خدا و رسول اتنی تاکیدی پیشگوئی کریں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم اس کی ساری زندگی کا اثر صحبت یہ ہو جو قادیان میں ہمیں نظر آ رہا ہے جس کی نسبت وہ خود بھی یہ رائے دے۔ کہ میری جماعت کے اکثر لوگوں میں للّٰہیت پیدا نہیں ہوئی وہ ایسے متکبر اور خود غرض ہیں کہ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں وغیرہ (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن) اگر وہ موعود مصلح امت یہی ہے اور اُس کی صحبت کا اثر اور آنے کا نتیجہ یہی ہے تو کہنا پڑیگا کہ "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہے۔ انا للہ۔ فتفکروا یا اولی الالباب لعلکم تفلحون۔

یہ سب بحث اُس صورت پر ہے جو مرزا صاحب نے اپنے عہدے اور دعوے ظاہر کئے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اس لئے اُن کی معرفت کے لئے ان دونوں عہدوں کے اثرات کو دیکھنا پڑا۔ بعض مرزائی دھوکہ دیتے ہیں یا خود دھوکہ میں ہیں جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب بھی اور مجددوں کی طرح ایک مجدد تھے اور دوں سے علاوہ ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکہ ہے۔ مرزا صاحب مجدد بصورت خاصہ یعنی بشکل مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اُن کا دعوے تھا میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا سوائے اُسکے جو میرا تابعدار ہو (خطبہ الہامیہ)

اس لئے اُن کو معمولی مجدد کہنا اُن کی توہین ہے یا دفع الوقتی۔ بلکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے مدعی تھے جو معمولی مجدد سے برتر ہے اس لئے اُنکے اثرات میں مسیحیت اور مہدویت کا اثر دیکھا جائیگا آہ اگر وہ اثر ہوتا تو ہم پنجابیوں کو سب دنیا پر فخر [illegible] برخلاف اس کے آج ہم سب ملکوں میں بدنام سمجھے ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں گورکھپور جلسہ میں تھا مولوی ابراہیم صاحب دہلوی نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ بھائیو پنجاب ایک ملک ہے جہاں بہت سے نبی پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے یہ سنکر دل میں کہا۔ سچ ہے ؎

نے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵

مورخہ ۵ ربیع الاول

اہل علم کی تفریح اور شغل کے لئے مذاکرات علمیہ کا میدان بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ عموماً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ہاں اس بات کا ضرور خیال بلکہ افسوس ہے کہ بہت سے قابل اصحاب ان مذاکرات میں حصہ نہیں لیتے۔ خیر آہستہ آہستہ عادت ہوگی۔ انشاء اللہ۔ آج جو مذاکرہ لکھا جاتا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ پہلے مذاکرات ختم ہو گئے بلکہ وہ بھی جاری ہیں۔ اور اُن کے سوا یہ جدید ہے۔

حدیث شریف میں ہے:-

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم ؕ مشکوٰۃ کتاب العلم۔	عالم کی فضیلت عابد پر اُس قدر ہے جتنی میری (آنحضرت کی) ادنٰے

درجہ کے اُمتی پر۔

اس حدیث کو عام طور پر فضیلت علم میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ ایسی زبان زد ہے کہ ہر ایک طالب علم اور عالم اس کو سمجھتا بلکہ موجب فخر جانتا ہے یہاں تک کہ شیخ سعدی مرحوم جیسے اخلاقی فلاسفر نے اس کی وجہ بھی بتلائی ہے ؎

گفت او گلیم خویش بدر می برد ز موج
ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

یعنی عالم کو عابد پر اس لئے فضیلت ہے کہ عابد صرف اپنی حالت سنوارتا ہے اور عالم اور لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔ مگر حدیث میں جو شکل ہے وہ اس سے بالاتر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ مشکل کسی کی سمجھ میں نہ آئی ہوگی۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ وہ مشکل ایسی ہے کہ اُس پر توجہ کی جائے۔

• افراد امت کے مراتب مختلف ہیں۔ مگر اعلٰے کے مقابل سب سے نیچے کا فرد وہ ہے جس سے نیچے اور کوئی نہیں۔ اُسی کو ادنٰی کم فرمایا ہے۔ اور یہ ادنٰے

* تم مسلمان کیسے اچھے حال میں ہو گے جب مسیح موعود تم میں آ ترینگے اور تمہارا امام خود تمہیں میں سے ہوگا * (احمدیت اور بدیہ [illegible] اہلحدیث)

وہ شخص ہے جس میں کسی طرح کی فضیلت نہیں نہ علم نہ عبادت نہ ریاضت نہ زہد بلکہ صرف یہ کہ وہ امتی ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ ظاہر ہے کہ مدارج نبوت کے مقابلہ میں ایسا شخص انتہائی درجہ کا ہوگا۔ اس سے پرے کوئی درجہ نہیں جس پر نبی کو مزیت اور فوقیت ہو۔ کفار اور فساق اس قابل نہیں کہ اُن کو نبی کے لئے مفضل علیہ بنایا جائے۔

عالم کے مقابلہ میں عابد کو مفضل علیہ قرار دے کر اُتنی فضیلت کا ثبوت ان دونوں میں دیا ہے جتنا کہ خود نبی اور ادنےٰ امتی میں ہے حالانکہ عابد بمقابلہ عالم کے انتہائی درجہ نہیں۔ بلکہ عابد کے بعد ایسے لوگ بھی ہیں جو عابد یعنی کثیر العبادت نہیں مگر پابند فرائض ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف کلمہ خوانی کی وجہ سے ادنےٰ امتی ہیں۔ تو جو فضیلت عالم کو عابد پر ہوگی اُس سے بہت زیادہ فضیلت اُس شخص پر ہوگی جو عابد سے نچلے درجے میں ہے جسکو ادنےٰ امتی کہا جائے۔ لازم آیا کہ جس قدر آنحضرتؐ کی فضیلت ادنےٰ امتی پر ہے عالم کی فضیلت اُس ادنےٰ پر آنحضرت کی فضیلت سے زیادہ ہے

مثال کے طور پر مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو

(ا.....ب) (ا.....ب.....ج)

اس نقشہ میں جو مسافت ا اور ب میں ہے وہ اُس مسافت سے کم ہے جو ا اور ج میں ہے کیونکہ پہلی مسافت کی انتہا ب ہے جو دوسری مسافت کے نصف میں واقع ہے۔ اب اس مثال کو اور وضاحت عبارت میں یوں سمجھیے:۔

نبی ...... ادنےٰ امتی

عالم .... عابد .... ادنےٰ

ان دونوں مسافتوں (نبی تا ادنےٰ اور عالم تا عابد) کو یکساں فرمایا ہے۔ بہت خوب۔ مگر قابل غور یہ ہے کہ عابد کے بعد جو ادنےٰ کی مسافت ہے وہ ملاکر مسافت کو جو نبی اور ادنےٰ کی مسافت کے برابر ہے بڑھا دے گی یا نہیں اس سے ثابت ہوا کہ عالم کو ادنےٰ امتی پر اُس قدر فضیلت ہے کہ خود نبی کی فضیلت سے بھی زیادہ ہے

کون نہیں جانتا کہ ایسا خیال کرنا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ امید ہے اہل علم خصوصاً حدیث کے معلم اس مشکل کو حل فرماویں گے۔

قابل توجہ مُسلم یونیورسٹی

۷ر جنوری کے علی گڈھ گزٹ میں دیکھا کہ مسلم یونی ورسٹی کمیٹی کے ممبروں میں دس عالمان دین بھی منتخب ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ پنجاب کے علماء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور منتخب ہوئے۔ مگر سوال یہ ہے جس کے جواب کی تکلیف سکرٹری صاحب مسلم یونی ورسٹی پر ہے کہ ہر طبقہ کو ممبران کا انتخاب تو ہمیں معلوم ہے کہ اُسی طبقے کے افراد نے (جنہوں نے اپنا نام میعاد کے اندر درج رجسٹر کرایا) کیا۔ علماء دین کے انتخاب کا کیا طریقہ تھا جس سے دس عالم (چھ سنی اور چار شیعہ) منتخب ہوئے۔ اگر وہی طریق تھا جو اور درجات کے لئے تھا تو مہربانی کرکے ہمیں بتلایا جائے کہ اُس طریق کی اشاعت کب ہوئی۔ یہ بھی بتلایا جائے کہ مسلم یونی ورسٹی نے رائے دہندہ عالم اور منتخب شدہ عالم کی حقیقت اور ڈیفی نیشن کیا قرار دی ہے کیا یہی جو ہندوؤں نے ہندو کی کہ جو کوئی اپنے آپ کو ہندو کہے وہ ہندو اسی طرح جو کوئی اپنے آپ کو عالم کہے یا کوئی اُس کو مولوی کہے وہ مولوی۔ اور عالم یا اُس کی عربی تعلیمی کیفیت اور کمیت کا ثبوت بھی ہونا ضروری ہے۔ مسلم یونی ورسٹی کی ممبری تو اسی کی مقتضی ہے کہ اُس کے رائے دہندہ عالم علوم عربیہ دینیہ سے خوب واقف ہوں۔ خصوصاً منتخب شدہ عالم ممبر تو علوم عربیہ اور دینیہ کا زبردست عالم ہو تاکہ ایسی علمی تجویزات میں جو مسلم یونی ورسٹی میں علوم عربیہ کے متعلق پیش ہوں علیٰ وجہ البصیرت صائب راء رکھتا ہو۔ راءدہندگان علماء کی فہرست بھی شائع کیجائے تو بہت ہی شکریہ کا موجب ہوگا۔ ان سوالات کے جوابات آنے پر اصل معاملہ کھلجائے گا کہ عالمان دین کی انتخاب کرنے میں دین کی کہاں تک پرواہ کیگئی ہے۔

انجمن ہائے اہل حدیث

اخبار اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

بہت عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں اہلحدیث دو فرد بھی ہیں بحکم حدیث الاثنان فما فوقهما جماعة مقامی انجمن اہلحدیث قائم کرکر توحید و سنت کی اشاعت اور رسومات قبیحہ کی اصلاح شروع کردیں۔ خدا کا شکر ہے یہ آواز بیکار نہیں گئی۔ بعض بعض مقامات پر انجمنیں قائم ہوئیں جن میں سے بعض سست ہیں تو بعض چست بھی ہیں اسی ہفتے انجمن اہلحدیث جہلم کا جلسہ بڑی شان سے ہوا جس میں مختلف عنوانوں پر تقریریں ہوئیں۔ اہلحدیث انجمنوں کے مقاصد میں چونکہ احیاء سنت اور اصلاح رسوم ضروری ہے اس لئے اُن کو خود مطلع رہنا چاہیے کہ کس کس مہینے میں لوگ کیا کیا رسومات کرتے ہیں۔ وقت سے پہلے ہی اس کے متعلق تحریر و تقریر سے کام لیں۔ مثلاً ربیع الاول کا مہینہ آیا ہے تو مجلس مولود کے متعلق اظہار کریں محرم آیا ہے تو تعزیوں کے متعلق کریں۔ غرض تمام سال کا پروگرام تیار رکھا کریں تاکہ وقت پر غفلت نہ ہوجائے۔ اب آئندہ مہینہ رسمی مولود کا ہے امید ہے اہلحدیث انجمنیں توجہ کرینگی۔

جس انجمن میں سرمایہ کی قلت ہو یا اُن کی ضرورت کو کافی نہو یا مشورہ کی حاجت ہو وہ اپنی کانفرنس سے مدد لے سکتی ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اسی لئے تو ہے کہ کمزوروں کو مدد دیکر تنومند کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے کاموں میں اخلاص نصیب کرے۔

خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپ کر ممنون فرمایئے

اکمل قادیان

۱۳ر جنوری کے اخبار زمیندار میں چھپا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے صاحبزادہ (مرزا محمود احمد) کو امور متنازعہ فیہا میں قرآن و حدیث و تجربات جناب

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب مرحوم کی بنا پر اپنے ساتھ فیصلہ کرنے کی دعوت کی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ صاحب اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب اس مناظرہ کے لئے قادیان تشریف لائیں تو تمام اخراجات ہمارے ذمہ۔ اور اگر اُن کی نظر میں دار الامان دار الفساد ہے تو خلیفہ وقت کا وہی مقرر کردہ مناظر پیغام بلڈنگس لاہور میں تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیگا

(ایڈیٹر الفضل) ٭

ضرورت کشمیر

بہمصر کشمیری میگزین کا قابل نامہ نگار چند کشمیری

باکمال اصحاب کو توجہ دلاتا ہے جن میں ایک ہمارے مکرم دوست مولوی انورشاہ صاحب مدرس مدرسہ دیوبند بھی ہیں کہ آپ صاحبان کی خاص ملک کشمیر میں بہت ضرورت ہے جہاں دینی اور دنیاوی ہر طرح کا تنزل ہی تنزل ہے۔ خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی بحیثیت کشمیری الاصل ہونے کے نامہ نگار مذکور کی رائے کی تائید میں مولوی انورشاہ صاحب کو آیت کریمہ اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ توجہ دلاتا ہے امید ہے مولوی صاحب ممدوح اہل کشمیر کی درخواست منظور کر کے اپنے کمالات سے اہل وطن کو مستفید فرماویں گے۔ خدا آپ کا حامی ہو۔

بقیہ اثبات سنت رفع یدین

دلائل مانعین رفع یعنی صرف حنفیہ کے

(ا) تین مرفوع احادیث (دو عبد اللہ بن مسعود سے اور ایک براء بن عازب سے)

(ب) ۲ آثار (دو اثر دو طریق سے اور دو ایک طریقہ سے)

(۱) حدیث اول:۔ جامع ترمذی میں ہے:۔

عن علقمہ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ۔"

علقمہ راوی ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں۔ پس نماز پڑھائی اور صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔

(۲) تنویر العینین میں ہے:۔

نقل ابن الھمام عن الدارقطنی وعدی عن محمد بن جابر حماد بن سلیمان عن علقمۃ عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلا یرفعون ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن ہمام نے دارقطنی اور عدی سے نقل کی ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن جابر حماد بن سلیمان سے اُن کو روایت ہے علقمہ سے اُن کو عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ مگر انہوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔

تنقید

الف احادیث

احادیث نمبر ۱ و ۲ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہیں اُن کے متعلق تنقید حسب ذیل ہے:۔

(ا) جامع ترمذی میں ہے:۔

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔

(ب) جزء رفع الیدین میں ہے:۔

امام احمد بن حنبل نے کہا یحییٰ بن آدم نے کہا میں نے عبد اللہ بن ادریس کی کتاب جسکو انہوں نے عاصم بن کلیب (جو راوی ہیں پہلی حدیث کے) سے نقل کی تھی دیکھی اُس میں ثم لا یعود (یعنی پھر ایسا نہ کرتے تھے یعنی رفع یدین) کا لفظ نہ تھا پس یہ صحیح تر ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک کتاب کا اعتبار زیادہ ہے اس واسطے کہ جب آدمی کوئی حدیث بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر ہوتی ہے جیسا کہ کتاب میں ہے۔

(ج) مسک الختام میں ہے:۔

ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری علتیں ہیں۔

(د) سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:۔

اگر حدیث ابن مسعود والی ثابت بھی ہو جائے تب بھی ابن عمر کی روایت مقدم ہوگی کیونکہ اسمیں اثبات ہے اُس میں نفی اور اثبات مقدم ہوتا ہے۔

(ہ) عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا۔ ائمہ نے اُس حدیث میں طعن کیا ہے جس میں عاصم بن کلیب (پہلی حدیث کے راوی) ہیں اور جس حدیث کی سند میں کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) ہیں اُس کو ابن جوزی نے موضوع کہا۔

(و) تنویر العینین میں ہے:۔

ابن حبان نے کہا کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) سے ہاتھ اٹھا (یعنی اُس پر عمل مت کر۔ وہ کام کی نہیں) اور امام احمد بن تیمیہ ابن جوزی نے کہا کہ ابن جابر کی روایت موضوع ہے۔

(ز) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

امام خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کو رفع یدین مخفی رہ گئی ہو جیسا کہ اُن سے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا پوشیدہ رہ گیا ہے اور وہ تمام عمر پہلے دستور کے موافق دونوں ہاتھ ملا کر ران میں رکھتے تھے۔

(ح) شیخ ابو الحسن سندھی شرح مسند امام ابو حنیفہ میں فرماتے ہیں:۔

بیہقی نے کہا:۔

(۱) عبد اللہ بن مسعود نے قرآن سے ایسی چیزوں کو فراموش کر دیا جس میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا اور وہ دو سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

٭ یہ مناظرہ بڑا پر لطف اور دونوں جماعتوں میں فیصلہ کن ہوگا۔ امید ہے جس طرح ہم غیر احمدیوں سے اشاعت کا کام لیا گیا ہے شرکت کا موقع بھی دیا جائیگا لاہور بہت موزوں [illegible]

(۲) انہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس کو تمام علماءؑ نے منسوخ ہونے پر اتفاق کیا ہے اور وہ تطبیق ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر ران کے بیچ میں رکھنا۔

(۳) انہوں نے بھلا دیا کہ اگر دو مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

(۴) انہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس میں علماء نے اختلاف نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے روز صبح کی نماز اُسکے وقت پر پڑھی

(۵) انہوں نے بھلا دیا اُس چیز کو جس میں علماء متفق ہیں کہ سجدہ کی حالت میں کہنی اور کلائی زمین پر نہ رکھی جائے۔

اور جبکہ اُن سے ان باتوں میں بھول ہو گئی ہے تو ممکن ہے کہ اُن سے رفع یدین کے بارہ میں بھول ہو گئی ہو۔

(ط) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:۔

امام احمد نے فرمایا محمد بن جابر (دوسری حدیث کا راوی) کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص اُس سے روایت کرے وہ اُس سے بدتر ہے اور دارقطنی نے کہا اس حدیث میں محمد بن جابر متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(ی) مسک الختام میں ہے:۔

اگر عبد اللہ بن مسعود کی حدیث ثابت ہو جائے تب بھی عبد اللہ بن عمر کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس وجہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود کی حدیث سنن میں ہے اور عبد اللہ بن عمر کی حدیث صحیحین میں ہے اور اصول حدیث کا مسئلہ ہے کہ ان دونوں کتابوں (یعنی بخاری اور مسلم) کی احادیث دیگر سنن کے مقابلہ میں حجت میں متقدم ہوتی ہیں خصوصاً وہ حدیث جو متفق علیہ ہو اور حدیث ابن عمر کی متفق علیہ ہے۔

(باقی باقی)

✻

موت کی قیمت میدان جنگ میں

اگر دنیا کی ترقی کو اخراجات جنگ کے نقطہ خیال سے جانچا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ازمنۂ قدیم میں جنگ اور فتح کی قیمت موجودہ زمانۂ تہذیب سے کہیں کم تھی۔ حیات انسانی کو کاٹنے والے مہلک آلات جس قدر اب موجود ہیں پہلے نہ تھے اور وہ سہولتیں یعنی ہوائی جہاز۔ موٹر کار توپ کل کی توپ وغیرہ جن سے تباہی میں مدد ملتی ہو پہلے نام کو نہ تھیں۔

ایک دوسرا فرق جو قدیم و جدید جنگوں میں صاف نظر آتا ہے وہ شکست و فتح کا ایک حد تک غیر انسانی ذرائع پر انحصار ہے۔ قدیم لڑائیاں دست بدست تلوار یا ذرا فاصلہ سے تیر و سنان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ لیکن موجودہ جنگ میں تفوق اور فتح کا مادی انحصار زیادہ تر کلوں اور مشینوں پر ہے۔ ایک ماہر رزمیات نے ٹھیک کہا ہے کہ جب کلیں اور مشینیں تھک جائیں گی تو موجودہ جنگ بھی ختم ہو جائیگی۔ کلیں اور مشینیں استعارتاً نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں بھی تھک کر ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوں خیال فرمایئے کہ جب توپ کا گولہ شاں شاں کرتا ہوا نلی میں سے نکلتا ہے تو اُس کی حرارت اور رگڑ کے باعث نلی کا سوراخ ہر بار ناقص ہوتا جاتا ہے۔ اور تھوڑی مدت کے بعد مستعمل شدہ توپ سے صحیح نشانہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے اور توپ مرمت کی محتاج ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے آلات جنگ بھی اسی طور پر وقتاً فوقتاً مرمت کے محتاج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کا خاتمہ انشاء اللہ العزیز آدمیوں کی تباہی سے پیشتر ہی آلات جنگ کے ناکارہ ہو جانے سے ہو جائیگا۔

مختلف جنگوں میں جس قدر موتیں ہوئی ہیں اُن کا اندازہ صحیح لگانا ناممکن ہے بعینہٖ اسی طرح جیسے کہ دو ریل گاڑیوں کے تصادم میں آج تک صحیح اعداد و شمار ہندوستان میں میسر نہیں آسکے جب بڑے سے بڑا حادثہ سننے میں آتا ہے جسمیں انجن اور درجنوں گاڑیاں پاش پاش ہو جاتی ہیں تو بھی اتلاف جان کے متعلق تسلی دی جاتی ہے کہ مجروحین کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے تاہم اگر اس حقیقت کو ملحوظ خاطر رکھکر مختلف معرکوں کے اعداد اموات اور مجموعی اخراجات جمع کیے جائیں تو تخمیناً موت کی قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یورپ کی موجودہ جنگ سے ہر ایک ہمدرد بنی نوع انسان خائف اور ترساں ہے اس کی عالمگیر ہلاکت کا رعب دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ لیکن اگر عمرانی حیثیت سے جنگ کے نتائج پر نظر ڈالی جائے تو ایک طرح کی تسلی (جسے خود غرضانہ کہیے یا فلسفیانہ) حاصل ہوتی ہے کہ گو مردے لاکھوں کی تعداد میں جنگ کی نذر ہو رہے ہیں لیکن ہیئت اجتماعی کے مقابلہ میں یہ جنگ ایک خفیف سی ہلچل ہے۔ انفرادی طور پر ہر ایک آدمی کی قیامت کا دن اُسکی موت کے وقت آجاتا ہے اور اپنی ذاتی بہبودی اور حفاظت کے مقابلہ میں انسان ایک جہان کی بربادی کو کم حیثیت خیال کرتا ہے۔ اور پھر اسی طور پر دوسروں کا درد اس کے دل میں جاگزین ہے تو اسے جنگ کے اثرات عظیم الشان پیمانہ پر ہلاکت آفرین نظر آتے ہیں۔ ہم اس تقابل اضداد کو دو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان ایک پہاڑ کے قریب کھڑا ہو کر اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا جس وجہ سے معترف ہوتا ہے ایک سجے سجائے کمرہ میں بیٹھکر اُس کا اندازہ بمشکل لگا سکتا ہے وجہ یہ کہ پہلی حالت میں وہ اپنا مقابلہ ایک بہت بڑی ہستی سے کرتا ہے اور دوسری حالت کی نسبت اس کی انانیت کہیں زیادہ مرعوب ہو جاتی ہے۔ لیکن وہی پہاڑ جسے انسان اپنے جسمانی گز سے ناپ کر سر بفلک اور عظیم الشان خیال کرتا ہے۔ ایک عالم ارضیات یا عالم ہیئت کے نزدیک مقابلۂ کرۂ زمین کے ستاروں یا فضائے بسیط کی وسعت کے

بالکل ہیچ ہے۔ ہمالہ سے اونچی چوٹی کی بلندی زمین کی گہرائی کے مقابلہ میں ایک اور سولہ سو کی نسبت رکھتی ہے ہندسوں میں ایسے تناسب کا صحیح تخیل تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اونچے سے اونچے پہاڑ کی مثال قطر زمین کے مقابلہ میں وہی ہے جیسی کہ ایک سولہ سو صفحہ کی مجلد میں ایک صفحہ کی حیثیت ہے (سولہ سو صفحہ کی کتاب میں ایک صفحہ کی موٹائی سے کتاب پر چنداں اثر نہیں پڑتا) یا آپ یوں خیال فرمائیں کہ مصنوعی کرۂ زمین کے روغنی رنگ کی گہرائی کا تناسب کرہ کے ساتھ تقریباً وہی ہوتا ہے۔ جو بڑے سے بڑے پہاڑ کو زمین کے ساتھ ہے تو پہاڑوں کی بے حیثیتی اس نقطۂ خیال سے اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

یہی حال جنگ کے ہلاکت آفرین نتائج کا ہے جب ہم شخصی حیثیت سے لاکھوں سپاہیوں کی موت کی بابت سنتے ہیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتا ہے۔ لیکن اگر اسی تباہی پر ایک عمرانی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جنگ کی ہلاکت کا اثر دنیا کی آبادی پر بالکل ہیچ ہے۔

دنیا کی مجموعی آبادی تقریباً پونے دو سو کروڑ ہے اور ہر سال اس میں تقریباً سوا کروڑ کی زیادتی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر سال ۸ کروڑ کے قریب بچے پیدا ہوتے ہیں اور چھ سات کروڑ آدمی مرجاتے ہیں بالفاظ دیگر ہر روز دنیا میں سوا دو لاکھ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں موت پونے دو لاکھ کی صفائی کر دیتی ہے۔ اور اس طرح دنیا کی آبادی میں یومیہ چالیس ہزار کا اضافہ ہوتا ہے۔ اگر دنیا کے ہر لحظہ میں کوئی جلاد اپنی ان تھک تلوار سے ایک سر تن سے جدا کرتا جائے تو بھی ملک الموت کے کام میں بمشکل ایک فیصدی اضافہ ہوگا۔ ان صحیح اعداد کو مد نظر رکھکر جنگ کی ہلاکت کا اثر بالکل ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ جنگ روس و جاپان میں ۶لاکھ سپاہی لقمۂ اجل ہوئے تھے اور موجودہ جنگ میں پہلے چار ماہ کی تعداد اموات بیس پچیس لاکھ بتائی جاتی ہے گویا کہ اگر اسی حساب سے یہ جنگ ایک برس اور جاری رہی تو گو ہماری طرح کے بلکہ ہم سے بہتر ایک کروڑ نفوس مرجائیں گے لیکن اس کا اثر دنیا کی آبادی پر سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ سوا کروڑ کی بجائے اس سال میں دنیا کی آبادی ۳۵ لاکھ بڑھیگی۔

جنگ بوجہ اپنی مصائب اور سختی کے تمام دنیا کو متوجہ کر لیتی ہے۔ لیکن اگر اسی کے مقابلہ میں قدرتی حادثات اور وبائی بیماریوں کو رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا رُخ کون سا ہے؟ صرف ہندوستان میں آج تک ایک کروڑ سے زائد آدمی طاعون کی نذر ہو چکے ہیں۔ بحساب اوسط فی سال سات آٹھ لاکھ آدمی بلکہ اس سے زیادہ طاعون کے شکار ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے گذشتہ ایک ہی زلزلہ میں تین لاکھ آدمی موت کی نیند صرف آن واحد میں خاموشی کے ساتھ سو گئے تھے اور خاص مہذب یورپ میں سالانہ ستر ہزار موتیں خودکشی کے باعث وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔

ان اعداد سے ایک طرح کی تسلی انسانی قلب کو حاصل ہوتی ہے اور جب انسان کا یہ عقیدہ ہو کہ موت سے کوئی گریز نہیں وَيُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ؕ تو موت کی تلخی باقی نہیں رہتی لیکن پھر بھی جنگ ایک ابتلائے عظیم ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالے نہ صرف یورپ کو بلکہ ساری دنیا کو اس کی آفات سے پناہ میں رکھے۔ اور گو ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جنگ قوموں کے لئے انسانی گناہوں کی فوری جزا و سزا کا ایک عارضی طریقہ ہے۔ اور اس حیثیت سے ضروری ہے لیکن بلجیم کی تباہی اور باقی سب جنگی ممالک کی حالت زار پر غور کرتے ہوئے مقتضائے بشریت یہی ہے کہ انسان موذی جنگ سے بچا رہنے کی خواہش کرے

علاوہ ان مقدمات کے میدان جنگ میں موت کی قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک دو اور ضروری باتوں پر غور کرنا مناسب ہے۔

فوجوں کی ہلاکت کا بڑا باعث لڑائی کے زخم نہیں ہوتے بلکہ بیماری کے جراثیم ہیں۔ بالخصوص موجودہ جنگ سے پہلے جنگوں میں یہ حالت تھی کہ کشتگان میدان کارزار کی تعداد مختلف مہلک بیماریوں کے نتائج سے کہیں کم ہوتی تھی۔ البتہ موجودہ جنگ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کے ذرائع زیادہ سبک رفتار اور مکمل ہونے کے باعث امید کیجاتی ہے کہ بیماری کا اثر اتنا وسیع نہ ہو سکیگا۔ سنہ ۱۸۵۳ء کی جنگ کریمیا میں فی ہزار فرانسیسی جہاں ۱۴۰ لڑکر مرے تھے وہاں ۲۳۶ بیماری کا شکار ہوئے تھے۔ بالفاظ دیگر ہر سولہ آدمیوں میں ایک ہلاکت خیز زخموں سے مرا اور چار بیماری کی نذر ہوئے۔ انگریزی افواج میں اس کے بالمقابل فی ہزار ۷۴ مجروح مرے اور ۱۷۹ بیمار مرے تھے۔ اور سب سے زیادہ بین مثال اس حقیقت کی نپولین کی اُس زبردست فوج کا قابل رحم انجام ہے جسے وہ فرانس سے روس لیگیا تھا پیرس سے ماسکو تک جانے آنے میں اس کی کئی لاکھ فوج میں سے صرف چند ہزار سپاہی باقی رہ گئے تھے حالانکہ اسے صرف ایک لڑائی لڑنی پڑی تھی۔ روس اور جاپان کی جنگ میں جہاں زخموں کے باعث ایک روسی سپاہی مرا وہاں تین بیماری سے مرے اور جاپانی فوج میں اس کی بجائے ایک اور دو کی نسبت تھی۔

ایک اور دلچسپ بحث اس ضمن میں اس امر کی تعین ہے کہ ایک لڑنے والی فوج میں سے ایک یا زیادہ سپاہیوں کے سلامت بچ رہنے کی کتنی امید ہو سکتی ہے۔ بیمہ کمپنیاں اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر اس کی قسم کے اعداد و شمار جمع کر لیتی ہیں جن سے وہ وثوق کے ساتھ اپنے نفع نقصان کا اندازہ کر لیتی ہیں گویا کہ حساب کی مدد سے انہیں قیاساً یہ معلوم ہوتا ہے کہ فی سال اتنی بیمہ شدہ زندگیاں یا اتنے جہاز تباہ ہونگے لیکن جنگ میں اس قسم کے قیاس دوڑانے کے لئے کوئی مدد یا وسیلہ نہیں ہے تاوقتیکہ گذشتہ جنگوں کے متعلق کامل اعداد و شمار مہیا نہ ہو جائیں۔ البتہ اگر ایک فرضی شرط کے ساتھ ہم ایک فوج میں سے ایک خاص تعداد کی سلامتی کے متعلق

جب قیاس لگانا چاہیں تو اس طرح ممکن ہے فرض کیجیے کہ لاکھ آدمیوں کی ایک فوج جنگ میں شامل ہوتی ہے جس میں سے نصف لاکھ مجروح ہوتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ اگر اس نقصان کی تلافی کر کے پھر ڈھائی لاکھ دوسری لڑائی میں شامل ہو اور نصف لاکھ کے نقصان کے بعد سہ بارہ ڈھائی لاکھ فوج تیسری لڑائی میں شامل ہو اور اسی طرح پانچ لڑائیاں لڑی جائیں تو ہم باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصلی فوج میں سے ایک آدمی کے بچنے کی کتنی امید کیجا سکتی ہے۔ پہلی لڑائی میں بچے رہنے کی امید ظاہرا طور پر پانچ میں چار ہے کیونکہ ڈھائی لاکھ میں سے دو لاکھ رہیں گے۔ اب دوسری لڑائی میں اصلی فوج کے دو لاکھ لڑ رہے ہیں اور نصف لاکھ تازہ سپاہی بھرتی کئے گئے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تازہ فوج اور پہلی فوج کے جوان ایک ہی حساب سے مرینگے۔ تو اصلی فوج کا ۴/۵ حصہ یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بچیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس تیسری لڑائی میں ان ۱۶۰۰۰۰ میں سے ۱۲۸۰۰۰ بچتے ہیں۔ چوتھی لڑائی میں ان میں سے ۱۰۲۴۰۰ بچتے ہیں اور پانچویں لڑائی میں صرف ۸۱۹۲۰ سپاہی اصلی ڈھائی لاکھ کی فوج میں سے بچ رہتے ہیں اس لئے ایک آدمی کے بچنے کے اتفاقات ۲۵۰۰۰۰ میں سے ۸۱۹۲۰ ہیں یعنی تقریباً تین میں سے ایک۔ بالفاظ دیگر پہلی فوج کے ہر تین ہزار آدمیوں کے دستے میں سے صرف ایک ہزار بچیں گے۔ گو یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص دستہ میں ہلاکت زیادہ ہو اور کسی دوسرے میں کم ہو۔ اور پھر جب اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے کہ تازہ فوج جو بعد میں بھرتی کی جاتی ہے شروع کی شکستہ ماندہ فوج سے کم مرتی ہے تو مسئلہ اتنا آسان نہیں رہتا۔ بالخصوص کسی ایک خاص سپاہی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جنگ میں سے جان سلامت لے آئیگا تقریباً ناممکن ہے۔

آلات حرب کی ترقی پر نظر کرتے ہوئے قدرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ سابقہ جنگوں سے ضرور زیادہ مہلک ہوگی۔ لیکن اس قیاس کی تردید اس امر واقعی سے ہو جاتی ہے کہ جہاں ۱۸۷۰ء کے جنگ مابین جرمنی اور فرانس میں ایک سپاہی مارنے کے لئے ۳۶۵ گولیاں چلانی پڑیں تھیں وہاں جنگ روس و جاپان میں گولیوں کی تعداد اس سے تقریباً تین گنا یعنی ۱۰۵۳ تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ان فنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ جن کا مقصد انسانی ہلاکت کی عملی تجاویز مہیا کرنا ہے ذرائع حفاظت اور بچاؤ کے وسائل کی ترقی زیادہ تیز رفتار رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاص میدان جنگ میں مردوں کی اوسط فیصدی گھٹ رہی ہے یہ اوسط فریڈرک اعظم کے وقتوں میں ۶ فیصدی تھی نپولین بوناپارٹ کے زمانہ میں ۳ فیصدی۔ ۱۸۷۰ء کی جنگ مابین پرشیا و فرانس میں ۲ فیصدی اور جنگ روس و جاپان میں صرف نصف فیصدی تھی حفاظت کے وسائل کی پختگی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے موت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ بنا برین اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس اور ترکی کی جنگ ۱۸۷۷ء ۷۸ء میں ایک سپاہی کو مارنے کی قیمت تقریباً ۴۷ ہزار روپیہ تھی جنگ روس و جاپان میں موت کی قیمت یعنی ایک انسانی جان کو ہلاک کرنے کے اخراجات ساٹھ ہزار روپیہ سے بھی زائد تھے۔

موت کی قیمت کا مختصر الفاظ میں اعادہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج تک ایک جان کو تباہ کرنے کے لئے ایک من سونا۔ ایک ہزار گولیوں یا ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں بوجوہات مشرحہ صدر موت کی قیمت فی کس لاکھ روپیہ بڑھ جائیگی فاعتبروا یا اولی الابصار

ہندوستان میں جہاں ہزاروں لاکھوں آدمی ہر روز پیٹ پر پتھر باندھکر اور اپنی پیٹھ کو ننگا رکھکر افلاس و جہالت میں انسانیت سے گری ہوئی زندگیاں بسر کرتے ہیں موت کی قیمت مبالغہ سے خالی نہیں معلوم ہوتی اور جنگ یورپ کا یہ میہ کروڑوں روپیہ کا خرچ وہم و گمان کی حدود سے بھی متجاوز معلوم ہوتا ہے۔

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

از مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

کمی تعلیم تعلیم دینی میں گو یہ جماعت سب سے آگے ہوگی حضرات! یہ کون جماعت ہے؟ یہ مقلدوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ محققوں کی جماعت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کا دعوے ہے کہ ہم میں فقیہ مجتہد مفسر سب ہو سکتے ہیں۔ اور بفضل خدا ہیں بھی۔

لہذا ہم یہ دیکھنا اور سننا ہرگز پسند نہیں کر سکتے کہ ہمارے یہاں بھی وہی طور تعلیم کا ہے جو ان لوگوں میں ہے جن میں نہ کوئی فقیہ ہو سکتا ہے نہ مجتہد نہ مفسر بلکہ وہ اجتہاد و تفقہ کو پہلے لوگوں کے لئے مخصوص کر چکے ہوں۔ لہذا کانفرنس اور اس کی کل ماتحت انجمنیں سب ملکر بہت جلد ایک ایسے عالی شان تعلیمگاہ کی فکر کریں جو نہ صرف معمولی مدارس سے بڑھکر ہو بلکہ اچھے سے اچھے دار العلوم سے فوقیت لیجائے

سرمایہ لیکن ان سب تجویزوں اور سکیموں کو عملی صورت میں لانے کے لئے سب سے بڑی ضرورت سرمایہ کی ہے۔ خدا کے لئے علماء خانہ جنگیاں چھوڑ دیں اور فراہمی چندہ کا سامان کریں۔

رؤسار قوم خود بھی متوجہ ہوں اور علماء انکو متوجہ کریں۔ احادیث و آثار صحابہ میں سے ان واقعات کا ذکر اس وقت قوم کے لئے نہایت ضروری ہے جن میں اللہ کے لئے جان و مال فدا کر دینے کے تذکرے ہیں۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور راہ خدا میں مال دینا شیخین کا اپنے کل مال و متاع کو دین کے لئے دے ڈالنا۔ اور مہاجرین و انصار کا اپنی جان و مال اللہ کی بات اونچی کرنے کیلئے حاضر کر دینا۔ پڑھو! اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے انکے مال و جان اس معاوضہ میں خرید لئے کہ ان کے لئے جنت ہے۔

اور پڑھو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

ahmadimuslim.de

یعنی جب تک اپنے محبوب مال میں سے خرچ نہ کروگے بھلائی ہرگز نہ پاسکوگے۔

میں اپنے برادران دین کو اسی خدائے برحق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے اُن کو اس سچے دین پر چلایا۔ اور فرمایا مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ دنیا کی پونجی تھوڑی سی ہے اور آخرت بہتر ہے۔ بلکہ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ زندگی دنیا درحقیقت کچھ چیز نہیں صرف فریب کی پونجی اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ کہ وہ اپنی کانفرنس کی کل تمنائیں کو پورا کرنے کو اپنی ذاتی تمناؤں پر مقدم سمجھیں

قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

فَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا جو لوگ قارون کا ایسا مرتبہ چاہتے تھے وہ صبح کو اٹھے کہتے ہوئے اگر ہم پر خدا احسان نہ فرماتا تو ہمکو بھی زمین میں دھنسا دیتا مالدارو! نہ صرف یہی کہ تم کانفرنس کے لئے چندہ دو بلکہ اس کے لئے اپنے کو مٹادو۔ اور گئے ہاتھوں یہ بھی سن لو ؎

جان دی۔ دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کانفرنس کی خدمات کانفرنس علوم پھیلائے گی۔ کانفرنس توحید کو دنیا میں چمکائیگی۔ کانفرنس مردہ سنتوں کو جلائے گی۔ کانفرنس شرک و بدعت کو مٹائیگی۔ کانفرنس جاہلوں کو عالم۔ عالموں کو کامل بنائے گی۔ کانفرنس نہ صرف دینی فوائد کی ذمہ وار ہوگی بلکہ دنیوی ترقیوں کا زینہ بھی بنے گی۔ کانفرنس مالداروں سے زکوٰۃ و صدقات وغیرہ لیکر اُن کو تو سخی بلکہ حاتم ثانی بنائے گی اور غرباء اور مفلسوں کو مالدار کردیگی تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ بالداروں سے لیکر محتاجوں کو دیا جائیگا جن بیچاروں کی ٹوٹی پھوٹی گزر ہوتی ہے اُنکی عسرتوں کے دُور کرنے کا سامان ہوگا۔ بیکاروں کو باکار ادنے کو اعلےٰ بنانے کا انتظام ہوگا۔

غرض اللہ تعالےٰ کانفرنس کے ذریعہ سے اگر ہمکو منظور ہوا تو ہر قسم کے دینی و دنیوی فلاح کا سامان کرے گا۔ انشاء اللہ آئندہ نمبر میں تجارت کے متعلق بھی عرض کروں گا۔ مجھے محمدیہ کمپنی امرت سر کے ٹوٹنے کا بہت رنج ہوا گو میں اس کا حصہ دار نہ تھا۔ انا للہ۔

مدرسہ اہلحدیث کے متعلق اہلحدیث مورخہ صفر میں جو ذکر ہوا ہے جس کے لئے عرصہ سے فکر ہے۔ اور مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی مقیم حیدر آباد کی بروقت بادہ بانی موثر ہوئی ہے کہ چندہ بھی آنا شروع ہوگیا ہے ہمارے محترم دوست ابراہیم صاحب خیتہ والے (از علاقہ بمبئی) نے مبلغ صہ (پچاس روپے) دفتر ہذا میں اس شرط سے بھیجے ہیں کہ حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم و مغفور کے مدرسہ کو ترقی دینے کی تجویز تکمیل پاجائے تو اس میں دیئے جاویں۔ امید ہے اور صاحبان بھی اس تجویز کی تکمیل پر توجہ فرماویں گے۔ بغرض استحضار تجویز کا مضمون پھر لکھا جاتا ہے:۔

حضرت میاں صاحب مولینا مولوی سید نذیر حسین صاحب (دہلوی) کا اپنا بنایا ہوا مدرسہ دہلی میں ہے جو آج کل جناب مولوی عبد السلام صاحب نبیرہ میاں صاحب مرحوم کی کوشش سے جاری ہے ہمدردان قوم مدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ اہلحدیثوں کا کوئی بڑا جامع مدرسہ خاص دہلی میں ہو۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں بھی بارہا اس کا ذکر آیا کہ دہلی کے اہلحدیث مدارس کو یکجا کیا جائے۔ مگر اللہ کے علم میں جو اس کام کا وقت ہوگا وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ اس لئے احباب کی توجہ ادھر منعطف ہوئی کہ حضرت میاں صاحب کا مدرسہ کانفرنس کی نگرانی میں لیا جائے اور حسب ضرورت اُس میں تعلیم کا انتظام کرکے اسی کو درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ مجھے یاد ہے سب سے پہلے اس تجویز کے مجوز جناب مولوی عبد السلام صاحب ہیں جن کے اہتمام میں اس وقت تک مدرسہ چل رہا ہے اس تجویز کا ذکر اہلحدیث (مورخہ ۲۵ر دسمبر) میں مفصل ہوچکا ہے امید ہے قوم اس تجویز پر دل سے متوجہ ہو جاوے گی۔ جس صاحب نے سب سے پہلے چندہ بھیجنے میں سبقت کی ہے بحکم اَلسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ وہ بہت ہی بڑے درجہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ

احباب کی آراء کا انتظار ہے۔

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی

وید کیا ہے چند رنبسی راجوں بھرت کے ونس گھرانوں کی مدح و ثنا اور بھرت کے گھرانے کے دیوتوں کی التجا کا مجموعہ ہے اور مہا بھارت اس کی تفسیر ہے چنانچہ ویدوں میں وہ شعر ہیں جوکہ مختلف شاعروں نے مختلف دیوتوں اور راجوں کی تعریف میں گائے تھے اور ویاس جی نے سبکو یکجا کردیا اور سب کا پتہ سوکت سوکت اور منتر منتر پر لکھدیا کہ یہ فلاں کا کہا ہوا ہے۔ اور مہا بھارت میں ان کے حسب و نسب و مقامی واقعات اور عمری حالات کا بیان ہے۔

پس وید کیا ہے صد ہا رشیوں کے گیت ویاس جی کی پہلی تالیف جس کو اُس نے اپنے چار شاگردوں کی معرفت تمام بھرتوں میں شائع کرایا تھا۔ اور مہا بھارت کیا ہے ویاس جی کی اس سے پچھلی تصنیف جس کو وہ بولتے گئے اور گنیش جی لکھتے گئے تھے۔ اور ان کے شاگرد ویشم پاین نے راجہ جن میجہ کو سنائی اور سرپ یگیہ میں موضع سرپ دہن پڑھی اور اس سے سنکر قصبہ نیمشار کے یگیہ میں بردم ہرشن اور اس کے بیٹے سوت نے یگیہ عام میں سنائی تھی۔ (بھاگوت سکندا ادھیائے ۴) و مہا بھارت کا شروع۔

منو کے حوالجات بھی میری کتاب میں درج ہیں اس واسطے اس کا ظاہر کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب ویدوں کے بعد کی ہے تالیف اور مہا بھارت سے پیشتر کی ہے کیونکہ منو میں ویدوں کے حوالے درج ہیں اور مہا بھارت میں منو کی حقیقت اور تصنیف کا حال اور حوالہ درج ہیں۔ چنانچہ شانتی پرب حصہ چہارم ادھیائے ۲۰ میں لکھا ہے کہ منو کی بزرگی مریچ اترپست پلہ انگرا کرتو وشسٹ نے میرو پہاڑ پر (کشمیر میں) بیان فرمائی۔ منو نے انکو یکجا جمع کرکے دھرم شاستر بنادیا جو گنتی میں پورے ایک لاکھ شعر تھے پرمیشور نے ازبس خوش ہوکر

اہلحدیث کا مذہب۔ ترجمہ اہلحدیث لفظی معنی کے ساتھ مسائل کا بیان قیمت ۲ر ملیگی

فرمایا کہ اے منو تونے اس شاستر میں دھرموں کی تفصیل ایک لاکھ شعر میں کہہ ڈالی ہے شکرا اور سپتی اس کو دونوں اپنے اپنے درس میں داخل کریں گے اس سے سوتنتر دھرم جاری ہوگا۔

مگر اس وقت منو میں کل دو ہزار چھ سو چوراسی شلوک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وید والوں کا ایک لاکھ ہمارے حساب سے دو ہزار چھ سو چوراسی کا ہوگا۔ یا امتداد زمانہ کے سبب حافظوں کی یادداشت سے باقی کا دھرم شاستر خورد برد ہوگیا ہے۔

دوسرے یہ کہ منو میں ویدوں کے حوالے ملتے ہیں لیکن مضمون نہیں ملتے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جس حصہ وید سے منو نے لیا تھا وہ حصہ اسوقت ویدوں سے ندارد ہے۔

مہابھارت کی ابتدائی روائیتوں سے پایا جاتا ہے کہ اس کی تصنیف کا زمانہ راجہ پرکھیت کی وفات کا بعد ہے جس وقت اس کی جگہ اس کا بیٹا جن میجہ تخت نشین ہوا اور سانپوں سے اپنے باپ کا بدلہ لینے چلا تو موضع سرپ دہن عرف سپیدوں علاقہ چھاچھر اجنوبی ضلع کرنال کے تالاب ناگ دہن پر سرپ یگیہ کیا اور وہ تین برس تک برابر ہوتا رہا۔ اس میں یہ کتاب پہلے پہل سنائی گئی۔ پھر شونک رشی کے یگیہ میں نیمشار ضلع سیتاپور میں سنائی گئی کہ یہاں پر بھی ویاس گدی تھی انہی دونوں جگہوں میں اُس وقت ہزاروں رشی جمع تھے اس کو لکھ پڑھکر لے گئے اور یہ کتاب کل عالم میں پھیل گئی۔

ہماری کتابیں بھاگوت کے مضمون منقول ہیں اس واسطے اُس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ سو یہ کتاب ویاس کے فرزند ارجمند شکدیو جی کی تصنیف ہے جو کہ پرم ہنس اور بلند پرواز تھے۔ یہ بھی راجہ پرکھیت کی وفات کے وقت تیار ہوئی اور موضع شکرتال کہ گذشتہ زمانے میں بہت بڑا شہر تھا اور موضع سیکری ضلع مظفر نگر سے گنگا کے کنارے پر ۳ میل کے فاصلے پر واقع ہے راجہ پرکھیت کے رہنے کی جگہ تھی۔ اس میں اس نے کتاب کے مصنف سے سُنی اور اپنا جنم مرن شدھ کیا اور وہ مندر اور برگد کا درخت کہ جس کے زیر سایہ بیٹھکر کتاب خوانی ہوئی تھی تاحال دونوں موجود ہیں۔

ویدوں اور مہابھارت اور منو اور بھاگوت کے علاوہ اور کوئی پرانی کتاب ہندی کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی کہ جو ہندوستان کے تواریخی حالات بالنقشہ وجغرافیہ بیان کرے۔ یا ویاس جی نے پیشتر کی ہو جس سے کوئی شخص کچھ خلاف بیان کرکے وید یا مہابھارت کی تردید یا تکذیب کرسکے۔ اور نہ اُن کے ہمعصروں نے اُن کی تردید کی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مذکورہ بالا کتابیں تالیف وتصنیف ہوئی ہیں جبھی سے مسلم ومقبول چلی آتی ہیں۔ آریوں کے سوا کسی نے ویدوں کا ماننے والا ہوکر ان سے انحراف نہیں کیا اور ان کا بیان گو کیسا ہی ہو سب کو تسلیم ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بارہ بارہ کوس پر ہر ملک کی زبان اور قوموں کا رسم ورواج بدلا جاتا ہے ویسے ہی بارہ بارہ سال بعد نئے لوگوں کی باہمی ملاقات اور خیالات کے انتقال کے سبب لغتوں میں تفاوت زبان میں ترقی عقول میں پیدا ہوجاتا ہے اور ہر صدی کے بعد کل عالم میں پورا پورا انقلاب واقع ہوجاتا ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سرے پر کوئی نہ کوئی مجدد مشہور ہوجاتا ہے کہ جو تن من دہن سے اُس زمانے کی بدعات کی اصلاح کرتا ہے اور ایک نئی روح پھونک دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ ہر ملک کی رسم ورواج اور زبان ایکدوسرے سے نہیں ملتی۔ چنانچہ پورب کی زبان پچھم والوں کی اور پچھم کی زبان پورب والوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور زمانہ قدیم کے رسم ورواج زمانہ حال کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو بات اُس وقت خوبی میں داخل تھی وہی اس وقت پرلے درجے کی برائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جو بولی اعلیٰ خیال کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت بے محاورہ اور بھدی ثابت ہوتی ہے۔ اور اس بنا پر جو کچھ کہ الحال خوبی زمانہ اور محاسن دنیا خیال کیا جاتا ہے اور سب درست ومناسب ہے۔ یقیناً کسی آئندہ زمانہ میں نہایت قبیح اور ازحد ناشائستہ ثابت ہوگا۔ جو زبان اس وقت بامحاورہ اور منجھی ہوئی کہلاتی ہے یہی مردود ومطرود متصور ہوگی۔ زمانہ کے اس انقلاب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں وید تصنیف وتالیف ہوئے تھے یا مہابھارت لکھی گئی اُس وقت جو کچھ کہ ان میں رائج ہے سب حمیدہ صفات اور ستودہ ذات کی خوبیاں سمجھی جاتی تھیں۔ اور زبان شستہ ہونے کے سبب وہ سنسکرت (یعنی منجھی ہوئی) کہلاتی تھی۔ اسوقت کے لحاظ سے اس میں کچھ اعتراض نہیں پیدا ہوسکتا اور زمانہ حال کے لحاظ سے کہ ترقی کر جانے کے سبب خیالات بدل گئے ہیں وہ زبان بالکل مردہ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ جن خیالات کے مقابل لاکر ہم ویدک رسموں اور پرانک رواجوں پر آج لوگ ہنستے ہیں آنے والی نسلیں ان پر ہنسیں گی اور ان کو بے وقوف قرار دینگی۔ پس انقلاب زمانہ کے لحاظ سے وید اور مہابھارت کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ رکھ لینا یا اُن کے معنے پلٹنے اور تاویل تراشنے کے سر ہو جانا نہایت ناپاک حرکت اور برا طریقہ معلوم ہوتا ہے جس کو معقول پسند انسان گوارا نہیں کرسکتا۔

حال کے آریوں نے پرانی کتابوں کے معنے پلٹنے کے لئے زمانہ حال میں ایک نئی صرف ونحو بنائی ہے جو کسی طرح بھی پرانے محاورات کے سمجھنے کا آلہ نہیں ہوسکتی وجہ یہ کہ وہ جدید ہے اور حال کے تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اور پرانی کتابوں کے لئے پرانے آلات درکار ہیں یعنی اسی زمانے کی صرف ونحو ہونی چاہئے جس زمانہ کی وہ کتابیں ہیں۔ اس لئے مینے اس سے سروکار نہیں رکھا اور پرانے محاورات سے ہی کام لیا ہے۔ (باقی باقی)

علماء حنفیہ کرام سے چند سوال

(۱) مدینہ میں تین دفعہ ایک سال میں غسل قبر مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے جس پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ اوّل ۱۵ رجب المرجب معراجی دوم یکم ربیع الاول تولدی۔ سوم ۱۲ ربیع الاول۔

وفاتی خوزے لوگ اور پاشا صاحب غسل کراتے ہیں - پانی غسل کا تبرکاً رکھا جاتا ہے - غسل آنحضور کے سینہ مبارک اور چہرہ مبارک اور پاؤں کا کرایا جاتا ہے - کیا ایسا کرنا یا کرانا جائز ہے اگر جائز نہیں ہے تو ایسے کرنے والے کو قرآن مجید کیا کہتا ہے؟

(۲) اگر بہ نیت ثواب ایسا کرے اور وہ جائز ہو تو بدعت وضلالت ہوئی یا نہیں -

(۳) زید کہتا ہے کہ جب مدینہ والے مذکور الصدر کام کرتے ہیں تو ہمکو بھی یہاں کرنا چاہیئے کیونکہ وہاں کے سب آدمی جاہل و بے عقل نہیں جو ایسا کام کرتے ہیں تو زید حق پر ہے یا باطل پر -

(۴) قبر کو پختہ بنوانی اور اُس پر روشنی کرنی یا کرانی جائز ہے یا نہیں - عمرو قائل ہے کہ اگر جائز نہیں ہے تو بڑے بڑے بزرگان دین کی قبر پختہ کیوں بنوائی گئی - اور اُسپر روشنی کیوں کی جاتی ہے؟

(۵) میلاد اور اُس میں قیام کرنا جائز ہے یا واجب یا فرض یا کیا؟

(۶) میلاد کب سے رائج ہے؟

(۷) میلاد مروجہ کو حضرت امام ابوحنیفہؒ نے جائز یا واجب یا فرض بتلایا ہے یا نہیں؟

(۸) اگر میلاد مروجہ کو امام صاحب نے جائز یا واجب یا فرض نہیں کہا تو جائز کیوں کہا جاتا ہے - اور کس طرح؟

(۹) میلاد کس خیال سے کرتے ہیں آیا بہ نیت ثواب یا بغرض ناموری؟

(۱۰) اگر بہ نیت ثواب کرتے ہیں اور اُس کی جواز کسی فقہ یا حدیث سے ثابت نہیں تو از روئے حدیث شریف محدثات سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۱) اگر محدثات سے ہو سکتا ہے تو بدعت وضلالت ہوئی یا نہیں؟

(۱۲) قیام کس خیال سے کرتے ہیں - اس خیال سے کہ روح پاک آنحضور کی حاضر ہوتی ہے یا کسی دوسرے خیال سے؟

(۱۳) اگر دو جگہ ایک ہی مرتبہ میلاد ہوتا ہو اور دونوں مجلس میلاد میں قیام ایک ہی آن میں ہو تو روح کہاں حاضر ہوگی - کیا دونوں جگہ ایک ہی آن میں حاضر ہوگی یا باری باری سے؟

(۱۴) ایک چیز کا ایک آن میں دو جگہ یا چند جگہ ہونا محال ہے تو پھر کیونکر حاضر ہوتی ہے؟

(۱۵) اگر باری باری سے حاضر ہوگی تو جب ایک جگہ حاضر ہوگی اور دوسری جگہ نہیں تو جہاں حاضر نہ ہوگی وہاں قیام کرنا بے سود -

ان سوالات مذکورہ بالا کا جواب قرآن مجید حدیث صحیح اور فقہ معتبر سے عنایت فرماویں - زید وعمرو کے قول سے نہیں - ہاں جو سوال کہ تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر سے تعلق رکھتا ہو تو تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر اہل علم سے عنایت ہو - فقط -

سائلان:- عبدالرحیم وسراج الدین مقام بیٹر ماری
ڈاکخانہ لوکہا ضلع دربھنگہ

اِقْتَرَبَۃِ السَّاعَۃُ

ایں چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ وشرے بینم

دنیا سے امن مفقود ہو گیا - فساد اور عناد پھیل گیا - ہوس ملک گیری نے لاکھوں ناکردہ گناہ اشخاص کو خاک وخون میں ملایا - ہزاروں عورتیں رانڈ اور سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے - حالانکہ ہنوز روز اول والی مثال ہے - اور بقول لارڈ کرزن ابھی کئی ایک کرسمس اسی جدال و قتال میں گذر جائینگے - ماضی قریب کے سنین بھی گو کشت وخون سے بالکل خالی نہیں - لیکن نسبتاً امن کا دور تھا بے فکری کا زمانہ تھا جس کی وجہ سے لوگ عیش وعشرت میں پڑ گئے اور خدائے قہار کا خوف وہراس اُن کے دلوں سے جاتا رہا - اُنہوں نے عقل کے زور سے مختلف ایجادیں کیں - بے تار پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کیا - ہوائی جہاز بنائے - تحت البحر کشتیاں تیار کیں - تیس تیس من گولے پھینکنے والی توپیں ڈھالیں - بجلی کی طاقت سے ٹرام چلائے - اور شہروں گلیوں میں ایسی روشنی ہوئی کہ رات دن بن گئی - اُدھر کارخانوں کی کثرت اور کوئلہ کے دھوئیں نے فضائے آسمانی کو محیط کر لیا - اور دن کو سورج غائب ہو گیا اور بظاہر رات کا شبہ ہونے لگا - ڈاکٹری اور انجنیئری میں بہت سے مفید معلومات کا اضافہ ہوا - مغربی ادویہ کے مقابلہ میں دیسی دوائیں تقویم پارینہ ہو گئیں اور نہروں کے اجراء سے ملک میں خوشحالی اور طبائع ترقی کر گئیں - اور اگر ہماری موجودہ مہذب اور متمدن سلطنتیں اطمینان اور دلجمعی سے اپنے اپنے مقبوضہ ممالک پر شاکر وصابر رہکر جنگ کی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاتیں تو ہم نیو لائٹ کو پرانی روشنی پر ترجیح دینے کو تیار تھے - مگر حکیم شیرازی کا مقولہ سچ نکلا کہ " دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند "

اور قریباً سب کی سب قابل ذکر سلطنتیں اپنے ذاتی فوائد ومصالح کے حصول کی غرض سے جنگ کی آگ میں کود پڑیں اور دنیا کا امن خود اُس کے باشندوں نے جلا کر خاکستر کر دیا - اس عالمگیر دار وگیر سے کوئی فرد ناآشنا نہ ہوگا - یورپ تو سب کا سب گرفتار بلا ہو رہا ہے - ایشیا کے اکثر ممالک بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ لڑائی میں شامل ہیں - افریقہ بھی مصئون نہیں - امریکہ گو تا حال غیر جانبداری پر قائم ہے مگر تعجب نہیں کہ ایسی مشتعل آگ کی چنگاریاں اُس کے خرمن امن کو بھی آتشزدہ کر دیں - تاریخ اپنے اوراق الٹتی ہے اور جنگ کی خبر کوئی نیا واقعہ نہیں - بابل اور نینوا کی تباہی کے فسانے ابھی تک مؤرخین کو ازبر ہیں - بیت المقدس کی بربادی اُسکے در و دیوار سے ظاہر ہو رہی ہے - سپین کے کھنڈرات زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ کبھی یہاں توحید کا دل آویز نعرہ اور اللہ اکبر کی دلکش صدا مسجدوں میں گونجتی تھی - زمین خدا کی ہے جسے چاہے اُس کا وارث بنا دے - خود ہمارا ہندوستان کبھی کسی ایک کا بن کر نہیں رہا - آرین قوموں نے اصلی باشندوں کو بھگا دیا اور اُن کے ملک واملاک پر قابض ومتصرف ہو گئے - مسلمان آئے تو اُنہوں نے اسے اپنا گھر

بنالیا۔ پھر انگلینڈ کے باشندوں کو آب و دانکی کشش یہاں کھینچ لائی۔ تاریخ کا مطالعہ سراسر عبرت ہے جسے خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو وہ موجودہ جنگ کے حالات سُنکر زیادہ متیجہ نہیں ہوتا مگر جو امر زیادہ تعجب انگیز اور وحشت خیز ہے وہ قریباً ساری دنیا کا اس شیطانی کھیل میں شریک ہو جانا ہے جو دانا اور سمجھدار دوسروں کو منع کیا کرتے تھے وہ خود آج سب سے مقدم (ہل من مبارز) کی صدا لگا رہے ہیں۔ وہ دول جو محافظ کہلاتی ہیں آج خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ جو کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا۔ وہ سامنے آجاویگا۔ ہمیں اس وقت سیاسی امورات سے بحث کرنی مدنظر نہیں۔ ہم گوشہ نشین اور عزلت گزین ہیں ہمیں ایسے معاملات سے سروکار رکھنی چنداں ضروری نہیں۔ خصوصاً ایسے پُر خوف و خطر موقعہ میں لب جنبانی سے خاموشی بہتر ہے ؂

رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

دکھانا صرف یہ ہے کہ قرب قیامت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور عنقریب وہ علامات شروع ہونے والے ہیں جن سے کوئی ذی علم ناواقف نہیں یہ جنگ پیش خیمہ سمجھیے اُن خوارق عادات اور آزمائشوں کا جن سے بہت جلدی تمھیں سابقہ پڑنے والا ہے۔ امام آخر الزمان علیہ السلام اور دجال لعین کے ظہور کا وقت نزدیک آگیا ہے جس وقت علامات کا کھلم کھلا اظہار ہوگا تو ان کا ورود متواتر اور متوالی ہوگا۔ ہمیں بطور حفظ ماتقدم باب التوبہ کے بند ہونے سے پہلے استغفار کرنا چاہئیے۔ خدا کے آگے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ غفور الرحیم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ ہمارے قصور معاف کرے اور ہمارا ایمان قائم رکھے۔ ہمیں کسی ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جس کے ہم متحمل نہ ہو سکیں۔ یاد رکھو:-

چوں آب از سر گزشت چہ یک نیزہ و چہ یک مُشت

جب کھلبلی مچ گئی جب قیامت کا مقدمۃ الجیش سامنے آگیا تو اس وقت تمھیں فرصت کہاں ملیگی کہ یکسوئی اور فراغت سے اپنے ارحم الراحمین کے حضور میں حاضر ہو کر معافی مانگ سکو۔ اب وقت ہے کہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر سچے مسلمان اور موحد بن جاؤ۔ دنیا چند روزہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ تمھارے اپنے ہندوستان کے ہزاروں آدمی جو برطانیہ کی فوج میں ملازم تھے۔ آج گولی کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انھوں نے آج سے تین چار ماہ پیشتر کبھی خواب و خیال میں بھی یہ ہلاکت بار منظر نہ دیکھا ہوگا۔ پلیگ نے جو ستم ڈھایا اور ڈھا رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ہیضہ ملیریا ناگہانی اموات کی روز بروز کثرت ہے اور یہ معرکہ رستخیز تو ایک نمونہ قیامت ہے اور ہم اسے بیشک قیامت صغریٰ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ پس اے خدا کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے والو تمہارے مخبر صادق (روحی فداہ) کی پیشینگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے اب اپنا ایک ایک لمحہ غنیمت سمجھکر سب سے پہلے اپنا دامن اعمال توبہ کے پانی سے صاف کرو اور پھر ورع اور اتقا کے خوگر بن کر اپنے میں اسلام کی وہ سپرٹ پیدا کرو جو تمہارے سلف صالحین میں تھی وَفِي ذَالِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ۔

(صوفی)

* * *

شراب خانہ خراب

شراب کا استعمال عموماً ہر مذہب میں منع ہے۔ یا یوں کہئے کہ کسی مذہب نے اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی بلکہ اس کے مرتکب کے لئے سزا تجویز کی ہے۔ گو اسوقت جن مذاہب میں سزا تجویز کی تھی اُن میں بھی سزا کا دستور نہیں رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ جس کا وقوع کثرت سے ہوتا ہے اُس کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے یعنی جسکو ہم روک نہیں سکتے۔ اس کے روکنے کیلئے قواعد وضع کرنے بھی فضول ہوتے ہیں۔ بعض ملک کے قانون والوں نے اس جرم کے لئے اس وجہ سے بھی سزا تجویز نہیں کی کہ یہ جرم ہی ایسا ہے کہ جسکی سزا مرتکب کو خود بخود ہی ملجاتی ہے تمام جرموں کی سزا مالی اور جسمی دو قسم کی ہوتی ہے جرمانہ مالی سزا ہے اور قید جسمی سزا ہے کہ اس سے مجرم کی آزادی چھن جاتی ہے۔ دوسرا سخت محنت لینے سے اُسکے جسم پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ پس شراب میں یہ دونوں سزائیں موجود ہیں۔ شراب خور اپنے روپیہ اور دولت کو بہت کچھ ضائع کرتے ہیں۔ بڑے بڑے عالی خاندان کی تباہی کا موجب صرف یہی شراب ہی ہوئی۔ ہم نے اپنی آنکھ سے صدہا خاندان اس شراب کی کثرت سے برباد ہوتے دیکھے ہیں۔ جو کچھ اس سے جسم کی بربادی ہوتی ہے اگر اس کو صرف طبی حوالہ سے لکھا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اچھے اچھے خوب صورت جوان جو اس بلا میں پھنس گئے تو تمام گوشت اور چربی اس کی نظر کردی اور صرف ہڈیوں کا پنجر رہ گیا جسکے دیکھنے سے بھی نفرت آتی ہے ہر ایک انسان جسم کی سلامتی کے لئے ہزارہا کوششیں کرتا ہے اچھے اچھے طاقتور کھانے کھاتا ہے۔ سردی گرمی سے بچنے کے لئے اچھے اچھے مکان اور لباس تیار کرتا ہے اور نقصان دہ مواقعہ سے دور بھاگتا ہے۔ مگر اس میں بلا دانستہ پھنس جاتا ہے۔ ہر ایک انسان اس قدر دور اندیش ضرور ہے کہ جو اس کی دولت یا جسم کو نقصان پہنچائے اس سے دور بھاگتا ہے۔ مگر شراب میں یہ بات نہیں وہ جس وقت تشریف لاتی ہے تو پہلے ہی دماغ پر اس قدر قابو پالیتی ہے کہ عقل اور سمجھ کو خارج کر دیتی ہے۔ وہ پہلے ہی سے سمجھتی ہے کہ اگر عقل اور سمجھ باقی رہی تو میرا ٹھکانہ نہیں لگیگا جب انسان میں عقل اور سمجھ ہی نہ رہی تو اب وہ اپنے لئے کیا دور اندیشی کر سکتا ہے؟

(باقی باقی)

مولانا صاحب چونکہ جہلم کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے فتوے نہیں لکھے گئے۔

(مینیجر)

[illegible]

متفرقات

تصحیح سابق } گذشتہ پرچہ کے صفحہ ۶ کالم ۳ پر جو رقم آمدہ از جنجہ (مشرقی افریقہ) آنہ فنڈ برائے اہلحدیث کانفرنس مبلغ ساٹھ اٹھاسی روپے لکھی گئی ہے یہ (دسی روپے آٹھ آنے ہے) ساری اٹھاسی ہر تھی فرستندہ کے خط سے معلوم ہوا کہ مبلغ عہ قیمت اخبار کے ہیں۔

گرانی کاغذ } کی وجہ سے اکثر احباب اسی پر مصر ہیں کہ قیمت بڑھائی جاوے۔ مگر میں اپنی رائے پر بحال مصر ہوں۔ کہ احباب توجہ کرکے اشاعت بڑھا دیں۔

تلاش کتاب } حزب اللہ دی مصنفہ ملا علی قاری کہاں سے ملے گی۔ واقف حال صاحب اطلاع دیں

خاکسار حکیم سجاد حسین ازمین پوری

گولکنڈہ } یا حیدرآباد (دکن) کا کوئی روزانہ اخبار کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع فرمائیں خریدار نمبر ۳۲۰

تلاش بزرگ } جناب مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد آگرہ کئی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ مدراس کو گئے۔ کوچین کے سفر کا قصد تھا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع فرما دیں۔ (حاجی وارث علی سوداگر آگرہ)

تلاش دوا } خاکسار کو ضعف دماغ از حد ہے کہ پڑھنے سے عاجز آ گیا ہوں۔ برائے خدا کوئی صاحب نسخہ بتلا دیں۔ گرم دوا بالکل موافق نہیں کمزوری بہت ہے۔ (حافظ غلام نبی طالب علم بھوکر خورد ڈاکخانہ ڈھموکے)

تلاش دوا } میری ہمشیرہ جس کی عمر ۱۱ سال کی ہے مرض ذیل میں مبتلا ہے کبھی ایک ہفتہ۔ دو ہفتہ یا ایک ماہ کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ پھیر کر بائیں شانے پر ہو جاتا ہے۔ اور عموماً بدن بھی پھر جاتا ہے۔ اور بدن سرد ہو جاتا ہے منہ سے کف نہیں ہوتی۔ مگر قدرے پانی بمثل سوتے آدمی کے جاتا ہے۔ دورہ کے وقت سارا بدن زور سے حرکت کرتا ہے۔ دورے کے وقت منہ کی شکل بمثل لقوہ والے آدمی کے ہوتی ہے۔ چار یا پانچ منٹ کے بعد ہوش آکر دل دھڑکنے لگتا ہے جسم کو پسینہ بھی آجاتا ہے بعض اوقات دن میں کئی کئی بار دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے بعد بلند آواز سے بات کرتی۔ مگر مطلب کی۔ ڈھ نہیں لگتا۔ مزاج سرد ہے مگر پہلے گرم تھا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث سے التماس ہے۔ کہ مفصل حال اسم مرض اور معالجہ سے آگاہی دیویں

خریدار اخبار نمبر ۳۶۵۹

علاج مرض } (مندرجہ ۸ جنوری)

(۱) مرض طحال (تلی) کے لئے دوائی مجرب موجود ہے پیر حضرت شاہ کوٹ گلو دو پرچے اخبار اہلحدیث کسی مستحق اشخاص کے نام جاری کرا دیں۔ تو دوائی بلا کسی دیگر معاوضہ کے مفت روانہ ہوگی۔ اور شافی مطلق کے فضل سے یقین کامل ہے۔ کہ صحت کلی حاصل ہوگی (نوٹ) اگر دو پرچے جاری کرانے کی وسعت نہ رکھتے ہوں تو ایک ہی جاری کرا دیں

(۲) میاں احمد الدین صاحب فارمین چھاونی ملتان براہ راست خط و کتابت کرکے نسخہ منگا لیں۔ کیونکہ نسخہ اور ترکیب استعمال وغیرہ طویل ہے

(۳) محمد اسمعیل خریدار اخبار نمبر ۲۲۳۱ ایک پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق کے نام جاری کرا کر مطلع کریں۔ دوائی مفت دی جاویگی جس سے تمام شکایات زبان اور اعضاء رفع ہو جاویگی۔ انشاءاللہ

نورالدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور

علاج } اہلحدیث ۸ جنوری میں طبی سوال احمد الدین فارمین (متعلق احتلام) طلب دوا محمد اسمعیل خریدار نمبر ۲۲۳۱ (متعلق سرسام) کے جواب میں یہ عرض ہے۔ کہ بندہ کے پاس دونوں مرضوں کی مجرب دوائیں موجود ہیں۔ اگر دونوں حضرات مفصل کے بندہ سے از ابتداء مرض اپنے مفصل حالات سے مطلع فرمائیں۔ تو دوائیں روانہ ہو سکتی ہیں انشاءاللہ بہت جلد صحت ہو جاویگی۔ پتہ صاف اور خوشخط ہو

حکیم عبدالوہاب صادق پور ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ

دوائے احتلام } پوست کے ڈوڈے مع خشخاش ۴ تولہ۔ ہلیلہ زنگی ۴ تولہ۔ گڑ بہت پرانا ۸ تولہ۔ سوائے گڑ کے دونوں چیزوں کو خوب باریک کوٹ کر گڑ میں ملا کر یک جان کر دیا جاوے (۴) گولیاں بنالی جاتیں۔ ایک علی الصبح دوسری بعد دوپہر ۴ بجے کھالیں۔ ۸ یوم میں آرام ہوگا آرام ہونے پر غریب فنڈ میں حتی المقدور کچھ داخل کرنا چاہئے۔ اور اطلاع بھی دیں

منشی عبداللہ نروٹ جیمل سنگھ (گورداسپور)

انجمن حمایت اسلام لاہور (پنجاب)

کا

تیسواں سالانہ جلسہ

انجمن کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء نے قرار دیا ہے۔ کہ انجمن کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق ایسٹر کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہو۔ ایسٹر کی تعطیلیں اس دفعہ ۲۔ اپریل سے ۵۔ اپریل ۱۹۱۵ء تک ہونگی۔

چونکہ ابتداء اپریل ہے۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ موسم بہت خوشگوار اور فرحت افزا ہوگا۔ اور معاونان انجمن اور ہی خواہان ملت کو شریک جلسہ ہونے سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اس دفعہ اس امر کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے مشہور و معروف لکچرار۔ واعظین اور شعراء جلسے میں تشریف لادیں۔ اور اپنے پاکیزہ ملفوظات اور شستہ خیالات سے شرکاء جلسہ کو مستفیض فرما دیں۔ تاکہ جلسہ بفضل خداوند کریم ہر ایک پہلو سے شاندار و کامیاب جلسہ ہو۔

جلسہ کو شاندار بنانے کے لئے جس قدر محنت اور کوشش کارکنان انجمن کے متعلق ہوگی اس سے دریغ نہ ہوگا۔ البتہ مالی اعتبار سے جلسہ کو پورا کامیاب بنانا قوم کے اختیار میں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ قوم اپنی تعلیمی ضروریات اور انجمن کے اخراجات کو مد نظر رکھکر کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے اپنی توجہ اور سعی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اور خدا کی بارگاہ اعلیٰ سے اجر جمیل کی حقدار بنے گی۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(خاکسار شمس الدین سکرٹری انجمن)

درخواست دعائے مغفرت۔ سید نظیر احمد حکیم محمد علی صاحبان کیمبوان سے لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد صاحب خلف مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی نے بعارضہ فالج انتقال فرمایا انا للہ۔ جمیع احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ

انتخاب الاخبار

لارڈ کچنر (انگریزی وزیر جنگ) کی ہمشیرہ نے بعد ازاں کی ایک مجلس میں بیان کیا۔ کہ لارڈ موصوف کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ دیر تک رہے گی

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کو اس کے لندنی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ طرابلس میں اطالی فوجوں کی حالت بہت خراب ہے عربوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اطالوی فوجیں ساحل بحر کے شہروں طرابلس۔ درنہ۔ اور بنغازی کو عربوں کے حملوں سے بچنے کے لئے مورچہ بند کر رہی ہیں

انگریزی امیر البحر نے اپنے ایک سخت دار کو لکھا ہے اس امر کا علم بہت ہی خوشی کا موجب ہے۔ کہ لوگ ہماری نسبت خیال کرتے ہیں۔ اور دعا بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اسکی ضرورت ہے۔ ہمارا غنیم دلیر اور ہشیار ہے۔ اور جنگ کے جدید طریقوں بحری سرنگوں اور آبدوز کشتیوں کی ایجاد کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ ہم جنگی جہازوں کے اعتبار سے اپنی تفوق کو قائم رکھ سکیں۔ ہمیں آسمانی امداد کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے محض بے دست و پا ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کا بیٹا لڑائی میں مارا گیا ہے۔

روسیوں نے نیم سرکاری طور پر بیان کیا ہے کہ ہم نے ترکوں کے چند جہاز جن پر آٹا اور دیگر سامان رسد لدا ہوا تھا غرق کر دیا ہے نیز جنگی جہازوں حمیدیہ۔ برسلا۔ اور پیک شفقت کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

ترکی گورنمنٹ نے اپنی پارلیمنٹ سے جنگی مصارف کے لئے ۱۵ کروڑ پونڈ کی منظوری مانگی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ مقام اولتی اور کردگان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

البانیہ کے باشندوں نے اسد پاشا کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور انہوں نے کوہ رسیول کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کا بیڑہ ہلگس ہیون اور ولہلمز ہیون میں لڑائی کے لئے جمع ہو رہا ہے

موجودہ جنگ میں اس وقت تک ۸۵ ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

انٹورپ میں تیل کے تین عظیم کارخانے آتشزدگی سے تباہ ہو گئے

اس ہفتہ میں بھی متخاصمین کے ہوابازوں نے ایک دوسرے کے مقبوضہ شہروں پر بم گرائے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک کے قریب بم پھینکے۔ انگلستان اور پیرس پر بم پھینکنے میں ناکام رہے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے انٹورپ میں بم گرائے۔

ترک تبریز و سلطان آباد پر قابض ہو گئے ہیں سلطنت ایران نے اپنی حدود میں ترکوں اور روسیوں کی جنگی کارروائیوں پر اعتراض کیا ہے

جرمن سپہ سالار وان فالکن ہین کے بیٹے کو ایک فرانسیسی ہواباز نے بم پھینک کر ہلاک کر ڈالا

میدان ہائے جنگ میں متخاصمین کی افواج کو برف باری اور کثرت بارش کے سبب سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں جن سے لڑائی میں وہ زور شور نہیں رہا

مغربی میدان جنگ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو متحدہ فوجیں آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہی ہیں لیکن کثرت بارش سے دریاؤں میں طغیانی آجانے کے باعث بعض مقامات پر پیچھے بھی ہٹنا پڑا ہے۔

جرمنی میں تانبے کی سخت کمی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ سپاہیوں کی ٹوپیوں میں جو تانبے کی کیل ہوتی ہے وہ بھی نکلوائی گئی ہے۔

ترکوں نے علاقہ قفقاز میں روسی تانبے کی کان پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی گورنر نے کہا۔ کہ ہم ترکوں کو بھگا کر چھوڑیں گے۔ اس کان سے ۴۲ ہزار ٹن تانبہ نکالا جاتا ہے ٹن ۲۷-۲۸ من کے درمیان ہوتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم اسٹاکہوم لکھتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی تمام بڑی بڑی لائنیں فوج کے سوا دیگر ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے پانچ روز تک بند کر دی ہیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم کوپن ہیگن لکھتا ہے کہ ہنیبال (دشمن) کے تمام شہروں کے محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جرمنوں کی ان تمام کارروائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی قسم کی عظیم کوشش کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اٹلی نے ۴۰ کروڑ روپے کے قومی قرضہ کا اعلان کیا تھا۔ ضرورت سے زیادہ درخواستیں آ گئیں

اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا جس سے ۱۲ ہزار آدمی ہلاک اور ۲۰ ہزار زخمی ہوئے

ایتھنز (یونان) کا ایک تار ہے کہ ترکوں نے مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن لارڈ کچنر نے ہوائی جہازوں کے بیانات پر کہا۔ کہ ترکوں کی کچھ فوج علاقہ سوئز تک آ گئی ہو۔ ترک ملک مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

وادی ٹوچی میں سرحدیوں کی یورش کے بعد اب امن قائم ہو گیا ہے۔

پولینڈ میں روسیوں اور جرمنوں کے خونریز معرکے ہوئے مگر ان کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

گلیشیہ میں بھی روسیوں اور آسٹریوں میں معرکہ آرائی جاری ہے۔

اس ہفتہ جنرل فرنچ (انگریزی سپہ سالار افواج) نے ہندوستانی افواج کا معائنہ کر کے ان کی بہادری کی تعریف کی

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چینی اخبارات کا لہجہ انگریزوں کے خلاف ہے۔

ترکی سپاہ نے پھر اپنی اصلاح کر لی۔ کردگان میں جو ساری کمش کے مغرب میں تقریباً ۲۰ میل ہے۔ ترکوں سے چھ روز سے سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اردہان اور ساری کمش میں سخت شکستوں کے بعد بھی ابھی ترکی سپاہ دوبارہ اصلاح کرنے کے قابل ہو گئی۔ ارض روم و ارزنجان سے اسے کمک پہنچ گئی۔ ایک لاکھ ترکی سپاہ کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ ارض روم کے قریب ہونے سے انہیں رسد بسہولیت مل جاتی ہے

اٹلی کے زور سے پوپ کے محل کی صدمہ پہنچا سینٹ پیٹر کی صد ہا کھڑکیاں ٹوٹ گئیں سینٹ جان گرجا کے قریب سینٹ پال کا جو مجسمہ ۲ فیٹ بلند کھڑا تھا۔ گر کر چکنا چور ہو گیا

قصائیوں کی ہڑتال۔ امرتسر میں شہر کمیٹی قصائیوں پر کمیٹی لائسنس لگانا چاہتی ہے۔ انہوں نے چہارشنبہ سے آج اتوار ۱۷ تک ہڑتال قایم رکھی ہوئی ہے

مومیائی

۱۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۱؍ پاؤ ۲؍ پختہ ۳؍ مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی محمد عبید اللہ مقام بستی جک ضلع ساہیوال سے لکھتے ہیں۔ ہم ڈبیہ مومیائی جو آپ نے بھیجا اس میں سے دو ڈبیہ ایک مریض کو کھلایا۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جوڑ جوڑ میں درد شدید رہا کرتا تھا۔ دماغ میں ضعف از حد۔ مگر اب بفضلہ تعالیٰ بہت افاقہ ہے۔ ۱۲ ڈبیہ اور بھیجیں اور ایک ڈبیہ بطور کمیشن کے طور پر ملنی چاہئے۔ ۹ دسمبر ۱۹۲۴ء

جناب حکیم محمد اسحاق صاحب الدین ضلع بہار سے تحریر کرتے ہیں۔ قبل ازیں آپ کے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بعض امراض میں بہتر نتیجہ ثابت ہوئی آدھ پاؤ اور بھیجیں ۱۸ دسمبر ۱۹۲۴ء

جناب حاجی نور محمد و محمد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ناظم سہاں کی مومیائی منگوائی تھی بہت مفید پڑی تھی۔ ایک چھٹانک ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ (منو ناظر بینجین) ۲۷ دسمبر ۱۹۲۴ء

ملنے کا پتہ پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر پنجاب

اسلام اور علماء فرنگ یورپین عالموں کے قلم و زبان سے اسلام کی صداقت و فضیلت کا اقرار
۲؍

نہایت مفید۔ ضروری اور کار آمد کتابیں بہت کم قیمت پر رعایت

تحفۃ النساء ایک مستند مسلمان خاتون (ڈاکٹر) کی تصنیف۔ حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اس میں عورتوں کے خاص و عام جملہ امراض۔ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات حیض و نفاس۔ حمل اسقاط۔ اٹھرا۔ کنوارپن۔ وغیرہ کے اسباب و علامات مع علاج و تجربہ نسخہ جات مفیدہ آزمودہ ترکیب۔ ضروری نقشہ جات اور بچوں کے نشو و نما۔ تربیت وغیرہ کے متعلق مفصل بیان ہے۔ ہندوستان کے سربرآوردہ لوگوں کی رائیں اسکا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے اصلی یا فیملی ڈاکٹر (غیر)

تجربات ورمن ہے اس میں اشتہاری ادویہ بال اڑانے کا صابون۔ عرق۔ پوڈر۔ خضاب۔ ہیر آئل وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں بٹن بنانا۔ موم بتی بنانا چیڑا لاکھ۔ منجن وغیرہ وغیرہ کے بہت سے نسخے مع ترکیب درج ہیں اصلی قیمت رعایتی ۸؍

چشمہ حیات جلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اون کی قدیم و جدید تحقیقات۔ اسباب و علامات مفید ہدایات و مجربات اس میں درج ہیں رعایتی قیمت ۶؍

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے مصائب میں مبتلا ہے۔ اُن کا ذکر اور علاج تا جدید رسالہ رعایتی ۵؍

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل ایک جاپانی پروفیسر سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر اور آنے والے پر آشوب زمانہ کے متعلق پر تا جدید تبصرہ لکھا ہے ۱۴؍

قسطنطنیہ اس شہر کے مفصل حالات۔ تا جدید عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک۔ عالیشان اور محلوں کے حالات۔ قسطنطنیہ کی گھر بیٹھے سیر اصلی قیمت رعایتی ۱۲؍

فتح قسطنطنیہ سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی اسباب۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے۔ اور وقت فتح کے حالات۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ تا جدید کتاب اصلی قیمت ۱۴؍ رعایتی ۱۰؍

تاریخ عرب۔ ملک عرب کی تاریخ مسلمانوں کے لئے جاننا ضروری ہے اس کے مطالعہ سے عربوں کی بحری و بری تاریخ کے مناظر نظر آتے ہیں اصلی قیمت ۱۴؍ رعایتی ۱۳؍

تاریخ مراکش۔ افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ رنگت خیز مناظر۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰؍

تاریخ تیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی ایک بہترین نامور اسلامی سلطنتوں کے بحری و بری تا جدید حالات۔ اصلی قیمت ۱۲؍ رعایتی ۹؍

تاریخ بلاد البحر الابیض سلطنت الجزائر کے حالات۔ اسلامی شکوہ کا نظارہ رقت انگیز مناظر اصلی قیمت ۶؍ رعایتی ۴؍

حالات ایران سرد حصہ مملکت ایران کے مفصل حالات۔ دلچسپ اموات اور انتظامات وغیرہ کا مرقع اصلی قیمت ہر دو حصہ عہ رعایتی ۸؍

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات وکمالات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو ایک تاریخ سنت حضرت مرحوم کا نتائج ممکن ہی ہے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام نذر کی کھا سکتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علیخان والیٔ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپاہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا جس کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن سے خدام کو خزانہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عام دریا میں خود حضرت سید کی کرامات نصیحت کر کے رافض ہو تائب ہوا جنکی دعا سے دو اکابر شاہ اور کیبلیان تائب ہو کر سکھ کا راجپکیس جو مسجد کو کھود کر مسجد میں گیا۔ آخر وقت دی جن کی موافقت میں بڑے بڑے ہوشیار علما دم نہ مار سکے۔ جن کا تھوڑا سا دستخط بھی جواب دیکھ کر مسلمان ہو گیا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے پڑھئے دس برس کی محنت سے منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ آنے

ملنے کا پتہ منیجر صوفی ؟؟ منڈی بہاؤالدین (گجرات پنجاب)

شائقین وظیفہ خرید جلدی لو ۔ نعمت مرحوم جہاں حاصل کرو
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت
یکم صفر سے آخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری مترجم حاشیہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ بلا جلد عہ پارہ اول۔ صحیح مسلم مترجم حاشیہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر یہ بھی اسی بارہ کی کتاب ہے اصلی قیمت ۵ رعایتی ؟؟

زہد الانسان منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

ہیں مسلمانوں کو مناسب ہے کہ وعظ ہستی سے ان کتابوں کو کتابیں بلاجلد کی ایک جلد ہوگی مفصل اشتہار منگوا کر ملاحظہ فرمائیں یہ عرصہ تک موقع بار بار ہرگز نہ ملیگا۔ المشتہر

(محمد عبد الرحمن تاجر ان کتب و ؟؟ ؟؟ لدھیانہ و دروازہ ملتانی)

پتہ شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب کے استعمال سے احتلام کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۱عہ

حبوب بواسیر ہر قسم بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں قیمت ۸ر

سرمہ منور چشم اس سرمہ کے استعمال سے دھندلا جالا ؟؟ پانی بہنا۔ وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ فی تولہ

دوائی خارش ہر قسم اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ چاہے خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے قیمت ۸ر فی تولہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی گجرانوالہ چوک چشمہ

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ علامہ شبلی ۳ر

سیرت البخاری - امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری ۴ر

الفوز العظیم - قرآن کریم کی قسموں کی حکمت۔ قابل دید رسالہ۔ قیمت ۳ر

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲ر

نحرات تناسخ - تناسخ کے نتائج ۳ر

نماز اربعہ - مذاہب اربعہ کے احکام اللہ مجتہد اہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور ؟؟ عبادات کی فضیلت ۲ر

سوامی دیانند کا علم وعقل - ار

حدوث وید - قدامت وید کا ابطال دیکھئے ار

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید - مع جواب آئینہ حق نما ۵ر

کلمہ طیبہ - اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے۔ ۱ر

شریعت وطریقت - ہر دو کا بیان ار

عزت کی زندگی - قابل دید رسالہ ار

حدوث دنیا - آریوں کا رد ار

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۸ر

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ کی تردید ار

شادی سوگان ادا نیوگ -

بحث تناسخ - تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ار

ہدایت الزوجین - نکاح وطلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۲ر

اسلام اور برٹش لاء - یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر جابجا ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ار

اسلامی تاریخ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کیلئے بہت مفید ۵ر

صلح وملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ار

تحریک سنت - بدعات کا رد ۳ر

الاسلام علیکم - اسلام کے احکام ار

اہلحدیث کا مذہب - فرقہ اہلحدیث یعنے محمدیین کے مسائل کا بیان ار

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

مطبع ؟؟ لاہور میں ؟؟ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے امرتسر سے شائع کیا